WWW.PILDAT.ORG

پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی صورتحال

آٹھویں سہ ماہی رپورٹ

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد
کے بارے میں جائزہ رپورٹ

اپریل۔اگست 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی صورتحال

آٹھویں سہ ماہی رپورٹ

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد
کے بارے میں جائزہ رپورٹ

اپریل۔اگست 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: اکتوبر 2013

آئی ایس بی این: 978-969-558-379-1

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تعاون

EMBASSY OF DENMARK
DANIDA | INTERNATIONAL DEVELOPMENT COOPERATION

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ

خلاصہ

اپریل تا اگست 2013 کے دوران ہونے والی اہم پیش ہائے رفت 11

عام انتخاب 2013 11

صدارتی انتخاب 13

چیف الیکشن کمشنر کا استعفا 14

ضمنی انتخاب 15

مقامی حکومت کے انتخاب پر پیش رفت 16

اپریل تا اگست 2013 کے دوران اہداف پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ 17

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کی پیش رفت کا جائزہ 19

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف: الیکشن کمیشن آف پاکستان سٹرٹیجک پلان اہداف اور مقاصد کی فہرست 22

ضمیمہ ب: الیکشن کمیشن آف پاکستان سٹرٹیجک پلان پر ہونے والی پیش رفت کا اہداف وار خلاصہ 23

ضمیمہ ج: الیکشن کمیشن آف پاکستان سٹرٹیجک پلان پر ہونے والی مقاصد وار پیش رفت 24

حوالہ جات 31

پیش لفظ

''پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی صورت حال'' پر پلڈاٹ کی یہ رپورٹ اپریل سے اگست 2013 کے دوران انتخابی اصلاحات کی صورت حال کا جائزہ پیش کرنے کی غرض سے تیار کی گئی ہے۔

پلڈاٹ' اکتوبر 2011 سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کا جائزہ لے رہا ہے۔

اس عرصہ کے دوران پیش آنے والے اہم معاملات پر تبصرے کے ساتھ ساتھ اس رپورٹ میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کی اگست 2013 تک ہونے والی پیش رفت کا جائزہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان میں ان اصلاحی اقدامات کا خاکہ دیا گیا ہے جن کی منصوبہ بندی الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کی ہے۔ اگرچہ پانچ سالہ پلان پر عملدرآمد کی ذمہ داری الیکشن کمیشن کی ہے' تاہم شہریوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ عملدرآمد کی پیش رفت پر نظر رکھیں اور جب یہ پیش رفت سست روی یا جمود کا شکار نظر آئے تو اس کے بارے میں سوال اٹھائیں۔ اس جائزے کے حوالے سے پلڈاٹ کی کوشش کا مقصد تنقید کرنا نہیں بلکہ یہ عمل مقررہ مدت میں عملدرآمد کے راستے میں حائل رکاوٹیں دور کرنے میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے لئے ممدو معاون ہے۔

اظہار تشکر

ہم سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کے بارے میں مطلوبہ معلومات کی فراہمی نیز پلان کے مختلف مقاصد پر ہونے والی پیش رفت کے حوالے سے تبادلہ خیال کیلئے وقت دینے پر الیکشن کمیشن آف پاکستان کے مشکور ہیں۔

ہم رپورٹ کے مسودے پر نظر ثانی کیلئے قیمتی آراء دینے' تعاون کرنے اور ماہرانہ تجزیے پر سٹیزنز گروپ برائے انتخابی عمل (CGEP) کے ارکان کے بھی مشکور ہیں۔

یہ رپورٹ' جمہوریت' انتخابی اصلاحات اور ترقی نوجوانان پاکستان کی نگرانی کے معاون منصوبہ (Supporting Monitoring of Democracy, Electoral Reforms and Development of Youth in Pakistan) کے تحت پلڈاٹ نے تیار کی ہے جسے بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسی ڈنمارک' حکومت ڈنمارک Danish International Development Agency (DANIDA) کا تعاون حاصل ہے۔ ہم ان کے تعاون کے بھی شکر گزار ہیں۔

اظہار لاتعلقی

اس رپورٹ میں پیش کردہ آراء پلڈاٹ کی آراء ہیں اور ضروری نہیں کہ DANIDA' حکومت ڈنمارک اور اسلام آباد میں واقع رائل ڈینش ایمبیسی کی بھی یہی آراء ہوں۔ پلڈاٹ کے محققین کی ٹیم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ میں پیش کردہ اعداد و شمار اور تجزیہ مصدقہ ہو اور کوئی بھی چوک یا سہوارادی نہیں ہے۔

اسلام آباد
ستمبر 2013

خلاصہ

11۔مئی 2013 کو ہونے والے 10ویں عام انتخابات کے نتیجے میں پاکستان میں پہلی بار اقتدار' ایک منتخب جمہوری صدر کے تحت' ایک سول جمہوری حکومت سے دوسری جمہوری حکومت کو کامیابی سے منتقل ہوا۔

2013 کے عام انتخابات سے قبل پاکستان میں متعدد اہم انتخابی اصلاحات متعارف ہوئیں۔ یہ اصلاحات آئین میں 18ویں سے 20ویں ترامیم' پارلیمان کے قوانین اور الیکشن کمیشن کے انتظامی اقدامات کے ذریعے عمل میں آئیں[1]۔ یہ اصلاحات ہر لحاظ سے قابل قدر اور متاثر کن ہیں۔ الیکشن کمیشن کے کل وقتی ارکان کا تقرر' الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کا دوطرفہ مشاورتی عمل' ووٹرز کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کیلئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی لازمی شرط' نادرا کے ذریعے ووٹروں کی تصاویر والی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تیاری' حلقہ ہائے انتخاب کی نگرانی کے نظام کا آغاز' انتخابی اخراجات کی نگرانی کا موثر نظام اور دو طرفہ مشاورت کے ذریعے عام انتخابات کے دوران نگران حکومتوں کا قیام ان اصلاحات کا حصہ ہیں۔

پاکستان کے 10ویں عام انتخاب کی تیاری اس بات کی غماز تھی کہ یہ پہلا عام انتخاب ہوگا جو پاکستان میں قانون کی حکمرانی کے تحت ہوگا[2]۔ پاکستان کے 10ویں عام انتخابات اپنی خامیوں کے باوجود گزشتہ 9 انتخابات سے نہ صرف بہتر تھے بلکہ نسبتاً قانون کی حکمرانی کے تحت منعقد ہوئے۔ پاکستان کی مخدوش امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر سیاسی جماعتوں نے روایتی سیاسی جلسے جلوسوں کی نسبت میڈیا کے ذریعے انتخابی مہم پر نسبتاً زیادہ انحصار کیا۔

انتخاب کے دن انتظامی معاملات کے حوالے سے متعدد سوالات اٹھائے گئے۔ کئی سیاسی جماعتوں اور افراد نے الزام لگایا کہ' کم ازکم کچھ حلقہ ہائے انتخاب میں' انتخابی بدانتظامی یا دھاندلی ہوئی ہے۔ یہ احتجاج اور عدم اطمینان اس تناظر میں غیر متوقع تھا کہ انتخابات سے قبل الیکشن کمیشن کی ساکھ اور اس پر عوامی اعتماد کا پیمانہ خاصا بلندی پر تھا[3]۔ پلڈاٹ نے عام انتخابات 2013 کے معیار کے جائزے پر اپنی رپورٹ میں اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ عام انتخاب سے قبل کے اقدامات' عام انتخاب کے دن اور اس کے بعد والے دن سے کہیں بہتر تھے۔

قومی اسمبلی کے 15 اور صوبائی اسمبلیوں کے 26 حلقوں پر 22۔اگست 2013 کو ہونے والے ضمنی انتخابات زیادہ بہتر انداز میں منعقد کئے گئے اور ان میں عام انتخابات کی نسبت کم انتظامی خامیاں دیکھنے میں آئیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیرنظر رپورٹ کے عرصہ کے دوران انتخابی عمل میں مثبت پیش رفت ہوئی ہے۔

اس عرصہ کے دوران' الیکشن کمیشن آف پاکستان کی کارکردگی کے حوالے سے بدانتظامی اور تاخیر سے کی گئی کارروائی کی متعدد شکایات سامنے آئی ہیں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو عام انتخابات کے معیار کا تمام سٹیک ہولڈرز سے مل کر جامع جائزہ لینا چاہیے۔

آئینی اور قانونی تقاضوں کی سمجھ بوجھ میں کمی کے حوالے سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کا ایک پہلو اس وقت سامنے آیا جب وہ صدارتی الیکشن کے حوالے سے منصوبہ بندی کرنے میں ناکام رہا جس سے بحران پیدا ہوگیا اور سپریم کورٹ کو مداخلت کرنا پڑی۔ الیکشن کمیشن' سپریم کورٹ میں اپنے موقف کا دفاع کرنے میں

ناکام رہااوراس کے نتیجے میں چیف الیکشن کمشنر کواستعفادیناپڑااورانہوں نے بعدازاں سپریم کورٹ کے فیصلے سے پہلوتہی کی کوشش بھی کی۔

چیف الیکشن کمیشن کی تقرری کیلئے پارلیمانی کمیٹی مقرر کردی گئی جوتاخیر سے ہی سہی تاہم خوش آئند قدم ہے۔ یہ موزوں وقت ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی کارکردگی اور تجربے کوسامنے رکھتے ہوئے' پارلیمان' چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے ارکان کی اہلیت پر نظرثانی کرے۔ضروری نہیں کہ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے دیگر ارکان عدلیہ سے لئے جائیں؛اس حوالے سے آئین میں ترمیم کی ضرورت ہے۔دیگر ممالک جیسے بھارت' بنگلہ دیش اور سری لنکا میں الیکشن کمیشن کے ارکان کا عدلیہ سے ہوناضروری نہیں ہے۔

سٹریٹجک پلان اہداف پر اپریل 2013 تا اگست 2013 تک ہونے والی پیش رفت ذیل میں دی جارہی ہے:

لیگل فریم ورک

یہ سٹریٹجک پلان کاہدف نمبر 1 ہے۔وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہوناتھا' ان پرپیش رفت کاتخمینہ 50 فیصد ہے۔اس ہدف پر مجموعی پیش رفت 50 فیصد ہے جومارچ 2013 میں 47 فیصد تھی۔

انتخابی عمل

یہ سٹریٹجک پلان کاہدف نمبر 3 ہے۔اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کاتخمینہ 80% ہے جومارچ 2013 میں 55% تھی۔

شکایات اور تنازعات کاحل

یہ سٹریٹجک پلان کاہدف نمبر 4 ہے۔اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کاتخمینہ 65% ہے جومارچ 2013 میں 40% تھی۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو

یہ سٹریٹجک پلان کاہدف نمبر 5 ہے۔اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کاتخمینہ 85% ہے۔

سازوسامان' آلات' انفراسٹرکچر

یہ سٹریٹجک پلان کاہدف نمبر 6 ہے۔اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کاتخمینہ 52% ہے۔

انسانی وسائل۔عملہ اور معاوضہ

یہ سٹرٹیجک پلان کا ہدف نمبر 7 ہے۔ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا' ان پر 47% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ وہ مقاصد جو اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھے' ان پر 8% پیش رفت ہوئی ہے۔

مالی امور اور بجٹ

یہ سٹرٹیجک پلان کا ہدف نمبر 8 ہے اور اس کی مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 52% ہے' جبکہ مارچ 2013 میں اس کی پیش رفت 28% تھی۔

تربیت' تحقیق اور تجزیہ

ہدف نمبر 9 کے جن مقاصد کو اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا' ان پر 82% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ ان مقاصد پر جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' پر پیش رفت کا تخمینہ 64% ہے۔

آئی ٹی

یہ سٹرٹیجک پلان کا ہدف نمبر 10 ہے۔ جن مقاصد کو اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا' ان پر 86% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ ان مقاصد پر جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' پر پیش رفت کا تخمینہ 20% ہے۔

عوامی رسائی

سٹرٹیجک پلان کا ہدف نمبر 11: جن مقاصد کو اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' ان پر 83% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا' 100% پایہ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں۔

سیاسی جماعتیں اور امیدوار

یہ سٹرٹیجک پلان کا ہدف نمبر 12 ہے۔ اس کی مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 62% ہے' جبکہ مارچ 2013 میں اس کی پیش رفت 36% تھی۔

شہریوں اور ووٹروں کی آگہی

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 13 ہے۔جن مقاصد کو اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا' ان پر 88% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 14% ہے۔

نظرانداز طبقات

اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 51% ہے جو مارچ 2013 میں 31% تھی۔

پہچان

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 15 ہے۔جن مقاصد کو اگست 2013 تک یا پہلے مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 35% ہے جبکہ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 50% ہے۔

مجموعی پیش رفت

ان 110 مقاصد پر جنہیں 100% مکمل ہو جانا چاہیے تھا' تخمینہ ہے کہ 31 اگست 2013 تک ان میں سے 66% مکمل ہوئے ہیں' ہے جبکہ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 29% ہے۔

اس عرصہ میں ہونے والی اہم پیش ہائے رفت

عام انتخاب 2013

فروری 2008 کے عام انتخاب میں منتخب ہونے والی 13 ویں قومی اسمبلی، آئین کے آرٹیکل 52 کے تحت 17- مارچ 2013 کو تحلیل ہوگئی۔ 20- مارچ 2013 کو صوبائی اسمبلی پنجاب کی تحلیل کے ساتھ ہی چاروں صوبائی اسمبلیوں کی تحلیل بھی مکمل ہوگئی اور اس کے بعد وفاق اور صوبوں میں نگران حکومتیں مقرر ہوگئیں اور اس طرح الیکشن کمیشن، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن یعنی ہفتہ 11- مئی 2013 کو کرانے کے قابل ہوسکا۔

148 سیاسی جماعتوں نے انتخابی نشانات لینے کیلئے رجسٹریشن کروائی تاہم صرف 111 جماعتوں نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی 849 نشستوں کے لئے امیدوار کھڑے کئے۔ آزاد امیدواروں کے علاوہ ان میں سے صرف 18 سیاسی جماعتیں قومی اسمبلی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئیں۔

الیکشن والے دن، انتظامات کے حوالے سے متعدد سوالات اٹھائے گئے۔ متعدد سیاسی جماعتوں اور افراد نے الزام لگایا کہ، کم از کم چند حلقہ ہائے انتخاب میں، یا تو انتخابی بدانتظامی ہوئی یا دھاندلی ہوئی ہے۔ یہ احتجاج اور عدم اطمینان اس تناظر میں غیر متوقع تھا[4] کہ انتخابات سے قبل الیکشن کمیشن کی ساکھ اور اس پر عوامی اعتماد بہت زیادہ تھا[5]۔

پلڈاٹ نے عام انتخابات 2013 کے معیار کے جائزے پر اپنی رپورٹ میں اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ عام انتخابات سے قبل کے اقدامات، عام انتخاب کے دن اور اس کے بعد والے دن سے کہیں بہتر تھے۔

عام انتخابات 2013 کے معیار کے پیمانے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انتخابی انتظامات میں بہتری کی وہ رفتار جو انتخابات سے قبل نظر آرہی تھی، اس کو انتخاب والے دن برقرار نہیں رکھا جا سکا۔ امیدواروں کی جانچ کا معیار، امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے کئے جانے والے انتخابی اخراجات کی نگرانی کا الیکشن کمیشن کا نظام، انتخابی مہم کے دوران امن عامہ کی صورت حال پر قابو پانے میں نگران حکومتوں کی اہلیت، بیرونی اور تجارتی مفاد سے میڈیا کو آزاد رکھنا، قبل از انتخاب مرحلے کے وہ پانچ پیمانے تھے جن کو بہت کم سکور یعنی 1 یا 2 ملا۔ اسی طرح پلڈاٹ کے جائزے کے مطابق پولنگ والے دن کے 15 پیمانوں میں سے کسی کو بھی 4 یا 5 سکور نہ مل سکا۔ پولنگ کے عملے کی تربیت، پولنگ کے دن الیکشن کمیشن کی انتظامی صلاحیت، پولنگ سٹیشن سے ریٹرننگ افسران تک اور ریٹرننگ افسران سے الیکشن کمیشن آف پاکستان تک انتخابی نتائج کی ترسیل، پولنگ کے سازوسامان اور عملے کی نقل وحمل اور حفاظت، حلقہ نیابت کی سطح پر انتخابی نتائج کی تیاری اور شفافیت، پولنگ والے دن امن وامان کی صورتحال، 15 میں سے وہ 9 پیمانے ہیں جنہیں صرف 1 یا 2 سکور مل سکا۔

اگرچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہری سندھ خصوصاً کراچی، دیہی سندھ اور پنجاب کے کچھ حلقہ ہائے انتخاب میں چند طاقتور مقامی کردار منفی طور پر انتخابات پر اثر انداز ہوئے، تاہم ایسی کوئی شہادت نہیں ہے کہ ماضی کے برعکس کوئی ریاستی ادارہ منظم طور سے انتخاب پر اثر انداز ہوا ہو[6]۔

پولنگ کا وقت ختم ہونے تک کم از کم 20 افراد ہلاک ہوگئے۔ ان پرتشدد واقعات میں الیکشن والے دن کراچی میں ایک سیاسی دفتر کے باہر ہونے والا دھماکہ بھی شامل ہے۔ جس میں 10 افراد ہلاک ہوئے اور اس کے علاوہ پوری انتخابی مہم کے دوران بم دھماکوں اور فائرنگ سے 130 افراد ہلاک ہوئے۔ اگرچہ خیبر پختونخواہ اور سندھ کے حساس علاقوں کے پولنگ سٹیشنوں میں پولیس اور فوجی دستے تعینات کئے گئے تھے تاہم واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دستے پرتشدد واقعات روکنے کیلئے ناکافی تھے۔

انتخابات والے دن کی بدانتظامی کے حوالے سے ملنے والی شکایات کے

جواب میں، چیف الیکشن کمشنر نے NA-250 کراچی کے 43 پولنگ سٹیشنوں پر دوبارہ پولنگ کرانے کا حکم دیا۔ اس مقصد کیلئے کراچی کو زونوں میں تقسیم کیا گیا اور ووٹرز اور پولنگ سٹاف کے تحفظ کیلئے رینجرز، پولیس اور آرمی کے جوان تعینات کئے گئے۔ وصول ہونے والی شکایات کی روشنی میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کراچی میں PS-128، PS-112 اور PS-113 کے 6 پولنگ سٹیشنوں، پشاور کے PK-71 اور PK-72 اور خیبر ایجنسی کے NA-46 کے 21 پولنگ سٹیشنوں پر دوبارہ پولنگ کرانے کا فیصلہ کیا۔

انتخابی نتائج

عام انتخابات 2013 کیلئے رجسٹر شدہ ووٹرز کی کل تعداد 86, 189, 802 (86.19 ملین) تھی۔ ان میں 37,597,415 (37.6 ملین) خواتین اور 48,592,387 (48.6 ملین) مرد ووٹر شامل تھے۔

148 سیاسی جماعتوں نے انتخابی نشان حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن کروائی تاہم صرف 111 سیاسی جماعتوں نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کیلئے امیدوار میدان میں اتارے۔ ان میں سے صرف 18 سیاسی جماعتیں، علاوہ آزاد امیدواروں کے، قومی اسمبلی تک پہنچ سکیں۔

2013 کے انتخابی نتائج سے ایک مختلف النوع منظر نامہ سامنے آیا۔ پاکستان مسلم لیگ (نواز) قومی اسمبلی کی 272 میں سے 143 نشستوں پر کامیابی حاصل کر کے واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی، اس نے ڈالے گئے ووٹوں کا 35 فیصد حاصل کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نسبتاً ایک نئی سیاسی جماعت پاکستان تحریک انصاف اہم بڑی سیاسی جماعت بن کر سیاسی منظر نامے پر ابھری۔ اگرچہ پاکستان تحریک انصاف، قومی اسمبلی کی 23 نشستیں حاصل کر کے تیسری بڑی پارٹی بنی تاہم اس کی ووٹ حاصل کرنے کی شرح 17.8 تھی جو پاکستان پیپلز پارٹی سے بھی زیادہ ہے جسے 33 نشستیں ملیں اور صرف 15.7 ووٹ مل سکے[7]۔

ووٹ ڈالنے کی سرکاری شرح 55.02 فیصد رہی جو 2008 کے عام انتخابات کی شرح 44.4 سے خاصی زیادہ ہے۔

پنجاب میں ووٹوں کی شرح 59 فیصد، سندھ میں 54.64 فیصد، خیبر پختونخواہ میں 44.91 فیصد اور بلوچستان میں یہ شرح سب سے کم یعنی 41.47 فیصد رہی۔

2013 کے عام انتخاب کے نتیجے میں مرکز اور صوبوں میں حکومتی تشکیل اس طرح ہے:

وفاقی حکومت، پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے تشکیل دی، جناب محمد نواز شریف، ایم این اے (این۔اے-120 لاہور-3) نے 5 جون کو وزیر اعظم پاکستان کا عہدہ سنبھالا۔

صوبوں میں حکومتوں کی تشکیل اس طرح سے ہوئی:

بلوچستان میں پاکستان مسلم لیگ (نواز)، پختونخواہ ملی عوامی پارٹی اور نیشنل پارٹی کی مخلوط حکومت میں ڈاکٹر عبدالمالک، ایم پی اے (پی بی-48، کیچ، بلوچستان، نیشنل پارٹی) 7۔جون کو وزیراعلیٰ منتخب ہوئے۔ خیبر پختونخواہ میں پاکستان تحریک انصاف، جماعت اسلامی، قومی وطن پارٹی اور عوامی جمہوری اتحاد پاکستان کی مخلوط حکومت میں جناب پرویز خٹک، ایم پی اے (پی کے 13، نوشہرہ-2، خیبر پختونخواہ، پی ٹی آئی) 29۔مئی کو وزیراعلیٰ بنے، پنجاب میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کی یکم جون کو حکومت بنی اور جناب محمد شہباز شریف، ایم پی اے (پی پی-159، لاہور 23، پنجاب، پاکستان مسلم لیگ۔ن) نے 6۔جون کو وزیراعلیٰ کا عہدہ سنبھالا اور سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کی حکومت 29 مئی کو بنی اور سید قائم علی شاہ، ایم پی اے (پی ایس-29، خیرپور-1، سندھ، پاکستان پیپلز پارٹی) وزیراعلیٰ منتخب ہوئے۔

صدارتی انتخاب

ایوان صدارت میں بھی تبدیلی دیکھنے میں آئی اور پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے جناب ممنون حسین نے پاکستان پیپلز پارٹی کے جناب آصف علی زرداری کی جگہ صدر پاکستان کا عہدہ سنبھالا۔

پاکستان کے 12 ویں صدر کے انتخاب کیلئے صدارتی انتخاب 30۔جون 2013 کو ہوا۔ آئین کا آرٹیکل 41 اس بات کا متقاضی ہے کہ موجود صدر کے عہدے کی میعاد ختم ہونے سے 60 دن قبل سے لے کر 30 دن قبل کے عرصہ کے دوران صدارتی انتخاب منعقد ہوگا۔

آرٹیکل 41 میں درج ہے کہ:

(۴) صدر کے عہدے کیلئے انتخاب' عہدے پر فائز صدر کی میعاد ختم ہونے سے زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن اور کم سے کم تیس دن کے اندر کرایا جائے گا؛

مگر شرط یہ ہے کہ' اگر یہ انتخاب مذکورہ بالا مدت کے اندر اس لئے نہ کرایا جاسکتا ہو کہ قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے' تو یہ انتخاب اسمبلی کے عام انتخابات کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا۔

(۵) صدر کا خالی عہدہ پُر کرنے کیلئے انتخاب' عہدہ خالی ہونے کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ انتخاب مذکورہ بالا مدت کے اندر اس لئے نہ کرایا جاسکتا ہو کہ قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے' تو یہ انتخاب اسمبلی کے عام انتخابات کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا۔[8]

تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اس آئینی تقاضے نے بے خبری میں آلیا اور انہیں اس چیز کا اندازہ نہیں تھا کہ صدارتی انتخاب کب کروانا ہے۔ 60 دن کی دی گئی مدت میں اس عمل کے آغاز کی بجائے صدارتی انتخاب کی تاخیر عین وقت پر 6۔اگست 2013 مقرر کردی گئی جو عیدالفطر کے بالکل نزدیک ہونے اور رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آنے کی بناء پر وفاقی حکومت نے چیلنج کردی۔

صدارتی انتخاب کی تاریخ اس وقت انتہائی متنازعہ ہوگئی جب پاکستان مسلم لیگ (نواز) کی وفاقی حکومت کی یہ درخواست الیکشن کمیشن نے مسترد کردی کہ یہ انتخاب مقررہ تاریخ سے قبل کروایا جائے۔ وفاقی حکومت یہ معاملہ سپریم کورٹ لے گئی۔ غالباً ان 100 دنوں میں سپریم کورٹ کو سب سے زیادہ سیاسی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جب اس نے صدارتی انتخاب کی تاریخ تبدیل کردی۔ جب وفاقی حکومت نے الیکشن کمیشن کی طے کردہ تاریخ 6۔اگست 2013 کو تبدیل کرنے کیلئے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت کو دیگر سیاسی جماعتوں کی جانب سے اس وقت تنقید کا سامنا کرنا پڑا جب اس نے دیگر پارٹیوں کا موقف سنے بغیر یہ تاریخ تبدیل کر کے 30 جولائی کردی[9]۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ دیگر سیاسی پارٹیوں نے بھی صدارتی انتخاب کیلئے اپنا امیدوار کھڑا کرنا تھا اس لئے عدالت کو فیصلہ کرنے سے پہلے سب کا موقف سننا چاہیے تھا۔ عدالت پر یہ تنقید بھی ہوئی کہ اس نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے دائرہ اختیار میں مداخلت کی جس کے نتیجے میں چیف الیکشن کمشنر جناب فخرالدین جی ابراہیم کو مستعفیٰ ہونا پڑا جنہوں نے اپنے استعفا میں وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے آئینی مینڈیٹ میں مداخلت کی۔[10]
سپریم کورٹ کے فیصلے کے نتیجے میں' پاکستان پیپلز پارٹی' عوامی نیشنل پارٹی اور بلوچستان نیشنل پارٹی نے صدارتی انتخاب کا بائیکاٹ کردیا۔ جس کی وجہ سے یہ مقابلہ صرف دو امیدواروں یعنی پاکستان مسلم لیگ (نواز) کے جناب ممنون حسین اور پاکستان تحریک انصاف کے جسٹس (ریٹائرڈ) وجیہ الدین احمد کے درمیان ہوا۔ جناب ممنون حسین 432 ووٹ لے کر صدر منتخب ہوگئے[11]۔ اس انتخاب سے تاریخی اور جمہوری انتقال اقدار کا عمل مکمل ہوگیا۔

چیف الیکشن کمشنر کا استعفا

چیف الیکشن کمشنر آف پاکستان، جناب فخر الدین جی ابراہیم نے 31۔جولائی2013 کو اپنے عہدے سے استعفا دے دیا[12]۔ یہ استعفا سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے ایک ہفتے بعد آیا جس میں عدالت نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو صدارتی انتخاب طے شدہ تاریخ سے ایک ہفتہ قبل کروانے کی ہدایت کی تھی۔

اس سے قبل الیکشن کمیشن آف پاکستان نے وفاقی حکومت کی اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا کہ صدارتی انتخاب 6۔اگست کی بجائے 30۔جولائی کو کروایا جائے جس کے بعد حکومت نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی جس کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو 30۔جولائی کو صدارتی انتخاب کروانے سے متعلق ہدایت کی۔

ذرائع کے مطابق، چیف الیکشن کمشنر عدالت عظمیٰ کے اس فیصلے سے ناخوش تھے کیونکہ ان کے خیال میں یہ فیصلہ الیکشن کمیشن کی آزادی پر حملہ کے مترادف تھا۔ اگرچہ عدالت کے سامنے الیکشن کمیشن آف پاکستان، صدارتی انتخاب کی تاریخ تبدیل کرنے پر رضامند ہو گیا تھا، تاہم چیف الیکشن کمشنر نے بعدازاں اس فیصلے پر سوال اٹھایا اور صدارتی انتخاب پرانی تاریخ یعنی 6۔اگست کو ہی کروانے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن مبینہ طور پر الیکشن کمیشن کے چاروں ارکان نے ان کی اس خواہش کی تائید نہ کی کیونکہ الیکشن کمیشن، عدالت کے حکم پر تاریخ تبدیل کرنے پر، پہلے ہی رضامندی ظاہر کر چکا تھا۔

چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ریٹائرڈ) فخر الدین جی ابراہیم کے استعفا کے بعد، قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف، سید خورشید شاہ، ایم این اے، جنہوں نے اس سے قبل 11۔مئی کے انتخابات میں ہونے والی ''خامیوں'' پر چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے دیگر ارکان کے استعفے کا مطالبہ کیا تھا، نے چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کو خوش آئندہ قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ ''الیکشن کمیشن آف پاکستان کی خودمختاری کے تحفظ میں ناکامی'' اور صدارتی انتخاب میں ''جانبداری'' کا مظاہرہ کرنے پر الیکشن کمیشن کے دیگر چار ارکان کو بھی مستعفی ہو جانا چاہیے۔[13]

چیف الیکشن کمشنر، جناب فخر الدین جی ابراہیم کا استعفا 17۔اگست 2013 کو منظور ہوا اور جسٹس تصدق حسین جیلانی نے قائم مقام چیف الیکشن کمشنر کے عہدے کا حلف اٹھایا۔[14]

ضمنی انتخاب

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی 41 نشستوں پر ملک کے سب سے بڑے ضمنی انتخابات 22-اگست 2013 کو منعقد ہوئے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ایک جامع ضابطہ اخلاق جاری کیا۔ اگرچہ الیکشن کمیشن نے 2013 کے عام انتخاب میں بھی ایسا ہی ضابطہ اخلاق جاری کیا تھا' تاہم امیدواروں کے کاغذات کی سخت جانچ پڑتال کا ثبوت اس وقت سامنے آیا جب الیکشن کمیشن نے جعلی ڈگری کے الزام پر پاکستان تحریک انصاف کی امیدوار عائلہ ملک (این اے-71' میانوالی 1' خیبر پختونخواہ' پی ٹی آئی) کو نااہل قرار دے دیا۔

22-اگست کو قومی اسمبلی کی 15 اور چار صوبائی اسمبلیوں کی 26 نشستوں پر سب سے بڑے ملک گیر ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔ پاکستان مسلم لیگ (نواز) 41 میں سے 18 نشستوں پر کامیاب رہی۔ پاکستان تحریک انصاف کو این اے 71' میانوالی میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) سے اور این اے 1' پشاور میں عوامی نیشنل پارٹی کے ہاتھوں شکست اٹھانا پڑی' یہ وہ نشستیں ہیں جن پر عام انتخابات میں ان کے قائد عمران خان منتخب ہوئے تھے۔ اس کے مقابلے میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) کو ڈی۔جی۔خان (پی پی-243) اور راجن پور (پی پی-247) میں پاکستان تحریک انصاف کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

ضمنی انتخابات میں بھی دھاندلی کے کچھ الزامات سامنے آئے جبکہ کچھ حلقوں جیسے لکی مروت (این-اے-27)' نوشہرہ (این-اے-5' این-اے-6) اور منڈی بہاؤ الدین (PP-118) میں مبینہ طور پر خواتین کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کی شکایت سامنے آئی۔ ڈیرہ اسماعیل خان (این-اے25) میں سکیورٹی خدشات کی بناء پر ضمنی انتخاب ملتوی کرنا پڑا۔ بعدازاں اس حلقے پر ضمنی انتخاب 18-ستمبر 2013 کو منعقد کرانے کا اعلان کیا گیا۔

ان مبینہ بے ضابطگیوں کے جواب میں' چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ نے ان افراد کی گرفتاری کا حکم دیا جنہوں نے خواتین ووٹرز کو ووٹ ڈالنے سے روکا تھا۔

قائمقام چیف الیکشن کمشنر' جسٹس تصدق حسین جیلانی نے کراچی میں مختلف پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کیا اور ووٹرز اور جماعتوں کے حمائیتوں کو دھاندلی سے باز رہنے کو کہا۔ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر اور ''شفافیت'' کو یقینی بنانے کیلئے' پولنگ سٹیشنوں پر موبائل فون کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی۔

مزید برآں' الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ان 18 حلقوں میں دوبارہ پولنگ کرانے کا حکم دیا جن کے بارے میں یہ شکایت تھی کہ وہاں خواتین کو ووٹ ڈالنے سے روکا گیا ہے۔ تاہم' زیادہ بہتر انتظامات کے حوالے سے الیکشن کمیشن نے پولنگ سٹیشنوں کو ''حساس'' اور ''زیادہ حساس'' کے زمروں میں تقسیم کیا تھا تاکہ پرامن انتخابی عمل کو یقینی بنانے کیلئے مناسب تعداد میں رینجرز اور فوجی دستے مختص کئے جاسکیں۔ اس عمل کو یقینی بنانے اور پولنگ والے دن شفافیت اور امن عامہ برقرار رکھنے کیلئے پولنگ سٹیشنوں پر متعین فوجی عملے کو عدالتی اختیارات بھی دیئے گئے تاکہ وہ خلاف ورزی کے مرتکب افراد کو موقع پر سزا دے سکیں۔

الیکشن کمیشن کے ریکارڈ کے مطابق ضمنی انتخاب میں پولنگ کی اوسط شرح 37.98 فیصد رہی۔

پاکستان تحریک انصاف نے تسلسل کے ساتھ ضمنی انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگایا ہے اور اپنے الزامات کی پیروی میں 24-اگست کو احتجاج اور دھرنا بھی دیا۔ ان کے دھرنے پر پولیس نے کارروائی کی اور طاقت کے استعمال سے مجمع کو منتشر کر دیا گیا۔ پاکستان تحریک انصاف کے لاہور کے کارکنوں نے مبینہ دھاندلی کے خلاف احتجاج کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن پولیس نے انہیں اس وجہ سے گرفتار کر لیا کہ احتجاج غیر قانونی ہے کیونکہ مال روڈ پر احتجاج کرنے پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔

مقامی حکومت کے انتخاب پر پیش رفت

18۔جولائی2013 کو سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں تمام صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی کہ وہ15۔اگست تک اپنا اپنا مقامی حکومتوں کا قانون منظور کریں اور 15۔ستمبر 2013 تک مقامی حکومت کے انتخاب کروائیں۔[15]

2013 کے عام انتخابات کے نتیجے میں بننے والی صوبائی حکومتیں اب تک مقامی حکومت کے انتخابات کروانے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہیں باوجوداس کے کہ سپریم کورٹ نے15۔ستمبر2013 تک کی ڈیڈ لائن دی تھی۔تاہم، سپریم کورٹ کے دباؤ کی وجہ سے صوبوں میں مقامی حکومت کے قوانین متعارف ہونے اور منظور ہونے کے حوالے سے پیش رفت دیکھنے میں آئی ہے۔

سپریم کورٹ کی مداخلت کی وجہ سے صوبوں نے مقامی حکومت کے حوالے سے قانون سازی پر پیش رفت دکھائی ہے تاہم یہ قوانین ملک بھر میں یکساں نظام کے عکاس نہیں ہیں۔

سندھ اسمبلی نے سندھ کا مقامی حکومت کا قانون 19۔اگست2013 کو منظور کیا، پنجاب اسمبلی نے مقامی حکومت کے قانون کی 21۔اگست کو منظوری دی، جبکہ بلوچستان اسمبلی نے بلوچستان کے مقامی حکومت کے ترمیمی قانون کو30۔اگست2013 کو منظور کیا۔خیبر پختونخواہ میں اس قانون کے مسودے پر کام جاری ہے۔ اسلام آباد وفاقی دارالحکومت کا مقامی حکومت کے قانون کا مسودہ27۔اگست2013 کو قومی اسمبلی میں متعارف ہوا ہے اور بیان کیا جا رہا ہے کہ وزارت وفاع نے کینٹ کے علاقوں کے قانون کا مسودہ بھی تیار کرلیا ہے۔

مقامی حکومت کے قوانین کو مختلف بنیادوں پر تنقید کا سامنا ہے۔ پنجاب کا مقامی حکومت قانون مصدرہ2013 متنازعہ حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ حزب اختلاف کی جماعتوں، لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن اور کچھ این جی اوز نے اس قانون کے خلاف احتجاج کرنے کا اعلان کیا ہے اور 24۔اگست کو عدالت میں اس حوالے سے پٹیشن بھی دائر کر دی ہے۔ سندھ کے قانون کو بھی اس بنا پر ہدف تنقید بنایا جار ہا ہے کہ اس کے ذریعے مقامی حکومت کا کمزور نظام لایا جائے گا؛ اس قانون کو بھی عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ اگر چہ مقامی حکومتوں کے قیام کی جانب پیش رفت خوش آئند ہے تاہم دونوں صوبوں میں حزب اختلاف اور سول سوسائٹی نے ان قوانین کے مندرجات پر اپنے شدید اور یکساں تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ تاہم، بلوچستان میں ترمیمی قانون کی منظوری پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا اور اس پر کسی بحث کا آغاز نہیں ہوا ہے۔

تاہم، اپنے انتخابی وعدے کے برعکس، پاکستان مسلم لیگ (نواز) جس نے وعدہ کیا تھا کہ ''صوبوں کے درمیان مقامی حکومت کے نظام میں یکسانیت کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی''[16] پنجاب میں غیر جماعتی بنیاد پر مقامی حکومت کے انتخابات کا منصوبہ بنایا ہے جو دیگر صوبوں سے مطابقت نہیں رکھتا جہاں یہ انتخاب جماعتی بنیادوں پر ہونے ہیں۔

سپریم کورٹ کے حکم کا اطلاق وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) پر نہیں ہوتا جو اس وقت انہیں حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں جو دیگر نیم خودمختار اکائیوں کو حاصل ہیں۔

وقت کی کمی کے تناظر میں، الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 15۔ستمبر تک انتخابات کرانے سے معذوری کا اظہار کیا ہے کیونکہ قانون سازی کے بعد اس مقصد کیلئے 90 دن درکار ہیں۔[17]

ملٹری ڈکٹیٹرز کا ''پسندیدہ نظام'' ہونے کا تاثر کی حامل مقامی حکومتوں کی جمہوری حکومتوں نے ہمیشہ حوصلہ شکنی کی ہے۔18ویں آئینی ترمیم سے قبل جب اختیارات مرکز سے صوبوں کو منتقل نہیں ہوئے تھے تو حکومت کے تیسرے ستون کو بااختیار بنانے میں حائل رکاوٹیں تو کسی حد تک سمجھ میں آتی ہیں تاہم2010 کے بعد سے صوبائی حکومتوں کے پاس کوئی جواز نہیں ہے کہ وہ مقامی حکومتوں کے ایک نمائندہ اور منظم نظام کے قیام میں تاخیر کریں۔

اپریل تا اگست 2013 کے دوران اہداف پر ہونے والی پیش رفت کا تجزیہ

گزشتہ پانچ ماہ کے دوران پلڈاٹ نے سٹریٹجک پلان کے پندرہ (15) میں سے تیرہ (13) اہداف پر پیش رفت کا مشاہدہ کیا ہے۔ ان اہداف پر پیش رفت کا احوال اور جائزہ ذیل میں دیا جا رہا ہے:

لیگل فریم ورک

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 1 ہے۔ ان مقاصد پر، جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا، پیش رفت کا تخمینہ 50 فیصد ہے۔ اس ہدف پر مجموعی پیش رفت 50 فیصد ہے جو مارچ 2013 میں 47 فیصد تھی۔

انتخابی عمل

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 3 ہے۔ اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 80% ہے جو مارچ 2013 میں 55% تھی۔

شکایات اور تنازعات کا حل

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 4 ہے۔ اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 65% ہے جو مارچ 2013 میں 40% تھی۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 5 ہے۔ اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 85% ہے۔

سازوسامان، آلات، انفراسٹرکچر

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 6 ہے۔ اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 52% ہے۔

انسانی وسائل۔۔عملہ اور معاوضہ

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 7 ہے۔ ان مقاصد پر، جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا، 47% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ وہ مقاصد جو اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھے، ان پر 8% پیش رفت ہوئی ہے۔

مالی امور اور بجٹ

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 8 ہے اور اس کی مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 52% ہے، جبکہ مارچ 2013 میں اس کی پیش رفت 28% تھی۔

تربیت، تحقیق اور تجزیہ

ہدف نمبر 9 کے جن مقاصد کو اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا، ان پر 82% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ ان مقاصد پر جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا، پر پیش رفت کا تخمینہ 64% ہے۔

آئی ٹی

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 10 ہے۔ جن مقاصد کو اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا، ان پر 86% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ ان مقاصد پر جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا، پر پیش رفت کا تخمینہ 20% ہے۔

عوامی رسائی

سٹریٹجک پلان کے ہدف نمبر 11 کے جن مقاصد کو اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا، ان پر 83% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا، 100% پایہ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں۔

سیاسی جماعتیں اور امیدوار

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 12 ہے۔ اس کی مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 62% ہے، جبکہ مارچ 2013 میں اس کی پیش رفت 36% تھی۔

شہریوں اور ووٹروں کی آگہی

یہ سٹریٹجک پلان کا ہدف نمبر 13 ہے۔ جن مقاصد کو اگست 2013 تک

مکمل ہونا تھا' ان پر 88% پیش رفت ہوئی ہے جبکہ وہ مقاصد جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 14% ہے۔

نظرانداز طبقات

اس ہدف پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 51% ہے جو مارچ 2013 میں 31% تھی۔

پہچان

یہ سٹریٹیجک پلان کا ہدف نمبر 15 ہے۔جن مقاصد کو اگست 2013 تک یا پہلے مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 35% ہے جبکہ ان مقاصد پر جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' پر پیش رفت کا تخمینہ 50% ہے۔

مجموعی پیش رفت

ان 110 مقاصد پر جنہیں 100% مکمل ہوجانا چاہیے تھا' تخمینہ ہے کہ 31 اگست 2013 تک ان میں سے 66% مکمل ہوئے ہیں' ہے جبکہ وہ 15 مقاصد جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 29% ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کی پیش رفت کا ایک جائزہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان کے 15۔سٹریٹجک اہداف کے تحت کل 127 مقاصد مقرر کیے گئے تھے۔ان میں سے چار مقاصد کی کوئی ڈیڈلائن نہ ہے کیونکہ ان کا تعلق جاری یا مسلسل اقدامات سے ہے۔

باقی 123 مقاصد میں سے 110 مقاصد کو 31 اگست 2013 تک مکمل کیا جانا تھا۔دیگر 15 مقاصد کو 31 اگست 2013 کے بعد پایہ تکمیل تک پہنچایا جانا ہے جن میں سے کچھ کو دسمبر 2014 تک مکمل کیا جانا ہے۔

ضمیمہ الف: 'الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان کے اہداف اور مقاصد کی فہرست' میں ان تمام اعداد و شمار کی تفصیل دی گئی ہے کہ کس طرح 127 مقاصد کو 15 اہداف میں منقسم کیا گیا ہے۔ضمیمہ ب: 'الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان پر ہونے والی پیش رفت کا ہدف وار خلاصہ' میں ہر ہدف پر ہونے والی تخمینہ شدہ پیش رفت کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

ہم نے ہر مقصد پر ہونے والی پیش رفت کا انفرادی طور پر جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ہم نے پلڈاٹ سے باہر کے ایک سے زائد ماہرین سے ان مقاصد پر ہونے والی پیش رفت پر بات چیت کی ہے اور جہاں ممکن ہوا' ہم نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بھی ہماری جانب سے پیش رفت پر کئے جانے والے فی صد جائزے پر فیڈ بیک فراہم کرنے کا موقع فراہم کیا۔ہم نے ان مقاصد پر فی صد پیش رفت کے اپنے تخمینے کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کی جب ہمیں اس سلسلے میں ایسا فیڈ بیک ملا جو اس امر کا متقاضی تھا۔ضمیمہ 'ج': 'الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کی مقاصد وار پیش رفت' میں نہ صرف ہر مقصد پر ہونے والی پیش رفت کی تفصیل دی گئی ہے بلکہ فی صد تجزیے کی بنیاد فراہم کرنے والے عوامل کا مختصر احوال بھی پیش کیا گیا ہے۔

31 اگست 2013 کو ان 110 مقاصد' جنہیں 31 اگست 2013 تک پایہ تکمیل تک پہنچنا تھا' پر پیش رفت کا تخمینہ 66 فی صد ہے جبکہ اس پیش رفت کو 100 فی صد ہونا چاہیے تھا۔

ان 15 مقاصد' جن کی تکمیل بعد میں ہونا ہے' پر بھی کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ان 15 مقاصد پر ہونے والی اوسط پیش رفت کا تخمینہ 29 فی صد ہے۔

سٹریٹجک پلان کے تمام اہداف میں سے سب سے زیادہ پیش رفت ہدف نمبر 9 ''تربیت' تحقیق اور تجزیہ'' پر ہوئی۔اس ہدف کے ان مقاصد کو جنہیں اگست 2013 تک مکمل ہونا تھا' ان پر پیش رفت کا تخمینہ 82% ہے جبکہ ان مقاصد پر جنہیں اگست 2013 کے بعد مکمل ہونا ہے' پر پیش رفت کا تخمینہ 64% ہے۔سب سے کم پیش رفت ہدف نمبر 1 ''لیگل فریم ورک'' پر ہوئی (50%)۔

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف:

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان کے اہداف اور مقاصد کی فہرست

ہدف نمبر	عنوان ہدف	31 اگست 2013 تک مکمل کیے جانے والے مقاصد کی تعداد	31 اگست 2013 کے بعد مکمل کیے جانے والے مقاصد کی تعداد	مقرر کردہ ڈیڈ لائن رکھنے والے مقاصد کی تعداد	مقرر کردہ ڈیڈ لائن نہ رکھنے والے مقاصد کی تعداد	مقاصد کی کل تعداد
1	لیگل فریم ورک	3	0	3	1	**4**
2	انتخابی فہرستیں	11	0	11	1	**12**
3	انتخابی عمل	17	0	17	2	**19**
4	شکایات و تنازعات کا حل	4	0	4		**4**
5	الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو	7	0	7		**7**
6	سازوسامان، انفراسٹرکچر، آلات	8	3	11		**11**
7	انسانی وسائل	13	0	13		**13**
8	مالیاتی امور اور بجٹ	3	1	4		**4**
9	تربیت، تحقیق و تجزیہ	10	7	17		**17**
10	انفارمیشن ٹیکنالوجی	7	1	8		**8**
11	عوامی رسائی	2	3	5		**5**
12	سیاسی جماعتیں اور امیدوار	6	0	6		**6**
13	شہریوں اور ووٹروں کی آگہی	10	0	10		**10**
14	نظرانداز طبقات	6	0	6		**6**
15	پہچان	2	1	3		**3**
	میزان	**109**	**16**	**125**	**4**	**129**

ضمیمہ ب:

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان پر ہونے والی اہداف وار پیش رفت

ہدف نمبر	عنوان ہدف	31 اگست 2013 تک مکمل کیے جانے والے مقاصد پر پیش رفت	31 اگست 2013 کے بعد مکمل کیے جانے والے مقاصد پر پیش رفت	31 اگست 2013 تک ہدف پر ہونے والی مجموعی پیش رفت	31 مارچ 2013 تک ہدف پر ہونے والی مجموعی پیش رفت
1	لیگل فریم ورک	50%	0%	50%	47%
2	انتخابی فہرستیں	100%	0%	100%	100%
3	انتخابی عمل	80%	0%	80%	55%
4	شکایات وتنازعات کا حل	65%	0%	65%	40%
5	الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو	84%	0%	84%	83%
6	سازوسامان، انفراسٹرکچر، آلات	52%	0%	52%	36%
7	انسانی وسائل	47%	8%	55%	66%
8	مالیاتی امور اور بجٹ	12%	40%	52%	28%
9	تربیت، تحقیق و تجزیہ	82%	64%	146%	67%
10	انفارمیشن ٹیکنالوجی	86%	20%	106%	90%
11	عوامی رسائی	100%	83%	183%	95%
12	سیاسی جماعتیں اور امیدوار	62%	0%	62%	36%
13	شہریوں اور ووٹروں کی آگہی	88%	14%	102%	88%
14	نظرانداز طبقات	51%	0%	51%	31%
15	پہچان	35%	50%	85%	60%
	15 اہداف پر مجموعی پیش رفت	**66**	**29**	**95**	**76**

ضمیمہ ج:

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کی مقاصد وار پیش رفت

سٹریٹجک ہدف	31 اگست 2013 کی ڈیڈ لائن والے مقاصد			31 اگست 2013 کے بعد والی ڈیڈ لائن والے مقاصد		
	مقصد کا نمبر اور عنوان	31 مارچ 2013 تک ہونے والی پیش رفت	31 اگست 2013 تک ہونے والی پیش رفت	مقصد کا نمبر اور عنوان	31 مارچ 2013 کے بعد ہونے والی پیش رفت	31 اگست 2013 کے بعد ہونے والی پیش رفت
1۔ لیگل فریم ورک	۱۔ لیگل فریم ورک پر نظرثانی	75%	75%			
	۲۔ انتخابی قوانین کا یکجا کیا جانا	65%	65%			
	۳۔ اردو ترجمہ کے ذریعے انتخابی قوانین کے بارے میں عوامی آگہی	0%	0%			
مجموعی پیش رفت		**47%**	**47%**		**0%**	
2۔ انتخابی فہرستیں	۱۔ موجودہ CERS کی بہتری	100%	100%			
	۲۔ نادرا سے معاہدہ	100%	100%			
	۳۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان اور نادرا کے اشتراک کے لئے جامع منصوبہ	100%	100%			
	۴۔ نادرا ڈیٹا کی مدد سے انتخابی فہرستوں کی تصدیق	100%	100%			
	۵۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی لازمی شرط کے لئے قانون سازی	100%	100%			
	۶۔ ووٹرز کی تفصیلات رکھنے کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان کا انفراسٹرکچر	100%	100%			
	۷۔ خواتین شمار کنندگان	100%	100%			
	۸۔ ووٹروں کے رجسٹریشن فارم کو سہل بنانا	100%	100%			
	۹۔ انتخابی فہرستوں میں تصویر کا جائزہ	100%	100%			
	۱۰۔ عارضی انتخابی فہرستوں کی تشہیر	100%	100%			
	۱۱۔ CERS کا پورے ملک میں پھیلاؤ	100%	100%			
مجموعی پیش رفت		**100%**	**100%**		**0%**	

3۔ انتخابی عمل	۱۔ پولنگ سٹیشنوں کے لئے نئی عمارات کی تلاش	95%	100%			
	۲۔ عارضی عملے کے لئے بھرتی و مستعار لینے کا نظام	65%	65%			
	۳۔ پولنگ عملے کی ڈیٹا بیس کا قیام	25%	50%			
	۴۔ EVM سٹڈی	100%	100%			
	۵۔ مستقل پولنگ سٹیشنوں کا قیام	30%	90%			
	۶۔ CCTV مانیٹرنگ کے امکانات کا جائزہ	100%	100%			
	۷۔ پولنگ سٹیشن اور انتخابی فہرستوں کا باہمی تعلق	50%	100%			
	۹۔ انتخابات سے متعلق فارموں کو سہل بنانا	25%	50%			
	۱۲۔ پولنگ ایجنٹوں کے لئے رہنما اصولوں پر نظر ثانی	45%	100%			
	۱۳۔ ڈاک کے ذریعے ووٹوں کے نظام کا جائزہ	45%	55%			
	۱۷۔ انتخابی نشانوں کی نظر ثانی	100%	100%			
	۱۴۔ امیدواروں کے لئے کتابچہ	100%	100%			
	۸۔ پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ	100%	100%			
	۱۰۔ مستعد رزلٹ مینجمنٹ سسٹم	95%	100%			
	۱۵۔ انتخابی مبصرین کی رسائی میں اضافہ	75%	100%			
	۱۱۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ویب سائٹ پر پولنگ سٹیشن وار نتائج کی اشاعت	0%	50%			
	۱۶۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی دوبارہ حلقہ بندی	0%	0%			
مجموعی پیش رفت		**62%**	**80%**		**0%**	
4۔ انتخابی شکایات و تنازعات کا حل	۱۔ قبل از انتخاب کی شکایات سے نمٹنے کے لئے افسران کا تقرر	0%	100%			
	۲۔ انتخابی تنازعات کے حل کے لئے مناسب قانون سازی کو یقینی بنانا	50%	50%			
	۳۔ شکایات کے ازالے کے لئے کمیٹیوں کا قیام	10%	10%			
	۴۔ شکایات کی پیروی کے نظام کا اجراء	100%	100%			
مجموعی پیش رفت		**40%**	**65%**		**0%**	

5۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو	۱۔ تنظیم نو کی منصوبہ سازی ومنظوری	100%	100%			
	۲۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تنظیم نو	100%	100%			
	۳۔ ڈپٹی سیکرٹری کی سربراہی میں قانونی یونٹ کا قیام	100%	100%			
	۴۔ تربیت، تحقیق اور جائزے کے شعبہ کا قیام	100%	100%			
	۵۔ ڈی جی آئی ٹی کو گریڈ 20 دینا	100%	100%			
	۶۔ انتخابی فہرست یونٹ کا قیام	10%	10%			
	۷۔ فیڈرل الیکشن اکیڈمی کا استحکام	70%	75%			
مجموعی پیش رفت		**83%**	**83.6%**		**0%**	
6۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے لئے ساز وسامان، انفراسٹرکچر اور آلات	۱۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ضرورتوں کا جامع جائزہ	50%	50%	۲۔ فیلڈ افسران کے لئے الیکشن کمیشن آف پاکستان کی عمارتوں کی تعمیر/خرید	0%	0%
	۷۔ ڈسٹرکٹ افسران کے لئے گاڑیوں کی خرید/تبدیلی	50%	50%	۳۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے عملے کے لئے رہائشی عمارات کی تعمیر	0%	0%
	۸۔ کمپیوٹر، سکینرز اور پرنٹر، فرنیچر وغیرہ کی خرید	100%	100%	۴۔ انتخابی ساز وسامان رکھنے کے لئے گوداموں کی تعمیر	0%	0%
	۱۰۔ انتخابی ساز و سامان کی خریداری کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ	50%	50%			
	۱۱۔ انتخابات کے لئے نجی گاڑیوں کے حصول کی پالیسی	25%	25%			
	۵۔ فیڈرل الیکشن کمیشن اکیڈمی کے لئے عمارت کی تعمیر	10%	20%			
	۶۔ ECP سیکرٹریٹ میں کورٹ روم کے لئے اضافی جگہ کی تعمیر	10%	20%			
	۹۔ انتخابات منعقد کرانے کے لئے لاجسٹک منصوبہ مرتب کرنا	50%	100%			
مجموعی پیش رفت		**43%**	**51.9%**		**0%**	**0%**
	۱۔ جامع انسانی وسائل پالیسی مرتب کرنا	100%	100%			
	۲۔ انسانی وسائل پر نظر ثانی	75%	75%			
	۳۔ ہر پوزیشن کے لئے شرائط ملازمت اور کام کا تعین	75%	75%			

7۔انسانی وسائل ومعاوضہ	۴۔گریڈ 17 کے افسران کی ابتدائی بھرتی کے لئے پالیسی مرتب کرنا	50%	50%			
	۵۔تنخواہوں کے ڈھانچے میں بہتری	0%	0%			
	۶۔ترقی کی موجودہ پالیسی پر نظرثانی	30%	30%			
	۷۔ECP میں اہل خواتین کی کم از کم 10 فی صد تقرری کو یقینی بنانا	25%	35%			
	۸۔ECP میں معذور افراد کی کم از کم 2 فی صد تقرری کو یقینی بنانا	0%	0%			
	۹۔ECP میں اقلیتوں کی کم از کم 5 فی صد تقرری کو یقینی بنانا	0%	0%			
	۱۰۔سابق اور موجودہ افسران کے پول کی تخلیق	30%	50%			
	۱۱۔ ECP افسران کو ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران اور ریٹرننگ افسران کے فرائض کی ادائیگی کے لئے تیار کرنا	100%	100%			
مجموعی پیش رفت		**44%**	**46.82%**		**0%**	
8۔مالیاتی معاملات و بجٹ	۱۔مکمل مالیاتی خودمختاری کو یقینی بنانا	25%	25%	۳۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کے لئے فنڈ کا بندوبست کرنا	30%	40%
	۲۔بجٹ ونگ کو کمپیوٹرائزڈ کرنا	0%	10%			
	۴۔خریداری کی موجودہ پالیسی کا جائزہ اور استحکام	0%	0%			
مجموعی پیش رفت		**8%**	**11.67%**		**30%**	**40%**
9۔تربیت، تحقیق و جائزہ	۱۔فیڈرل الیکشن اکیڈمی کو استحکام دے کر اسے ایک مثالی تربیتی ادارہ بنانا	65%	65%	۲۔ تربیت کے ذریعے تمام ملازمین کی استعداد میں اضافہ	40%	75%
	۴۔ مختلف تربیتی پروگراموں کے لئے نصاب ترتیب دینا	50%	75%	۳۔مختلف اہلکاران کے لئے خصوصی ورکشاپوں کا انعقاد	45%	75%
	۵۔ ECP اہلکاران کے لئے BRIDGE تربیت کا انعقاد	50%	50%	۶۔عصر حاضر کے انتخابی مسائل پر تحقیق	35%	35%
	۹۔FEA کے لئے ریورس پرسنز کا پول بنانا	100%	100%	۷۔ انتخابات سے متعلق تحقیقی دورے	50%	50%
	۱۴۔خاص آئی ٹی تربیت	30%	75%	۱۶۔ڈونرز کے ساتھ اشتراک	45%	75%

	۸۔ تمام پروگراموں اور منصوبہ جات کی نگرانی اور جائزہ	30%	75%	۱۷۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے ٹریننگ ونگ کے ساتھ اشتراک	0%	75%
	۱۰۔ پولنگ افسران کی تربیت	50%	85%			
	۱۱۔ سیاسی جماعتوں کے ایجنٹوں کی تربیت	0%	100%			
	۱۲۔ انتخابی مبصرین کی تربیت/ بریفنگ	40%	100%			
	۱۳۔ سیکورٹی اہلکاران کی تربیت	0%	100%			
	۱۵۔ پورے ملک کے دفاتر میں آئی ٹی ٹریننگ	10%	75%			
مجموعی پیش رفت		**39%**	**81.82%**		**36%**	**64.17%**
10۔انفارمیشن ٹیکنالوجی	۱۔ جامع آئی ٹی پالیسی کی تشکیل	50%	50%	۷۔ جغرافیائی انفارمیشن نظام کا تعارف	10%	20%
	۲۔ ECP کے آئی ٹی انفراسٹرکچر کی ترقی	100%	100%			
	۴۔ ECP کی ویب سائٹ کو دوبارہ ڈیزائن کیا جانا	100%	100%			
	۵۔ آئی ٹی ڈائرکٹوریٹ کی تنظیم نو	100%	100%			
	۶۔ انتخابی فہرستوں کے کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا سنٹر کا قیام	100%	100%			
	۸۔ ایک جامع انفارمیشن سیکورٹی اور پرائیویٹ پالیسی مرتب اور نافذ کرنا	10%	50%			
	۳۔ ECP انٹرنیٹ پورٹل سہولت کی توسیع	100%	100%			
مجموعی پیش رفت		**80%**	**85.71%**		**10%**	**20%**
11۔عوامی رابطہ و بات چیت	۴۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان میں مستقل میڈیا سنٹر کا قیام	50%	100%	۱۔ سیاسی جماعتوں کے ساتھ بات چیت میں اضافہ	60%	75%
	۵۔ ECP کے سہ ماہی نیوز لیٹر کی اشاعت	90%	100%	۲۔ سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ باقاعدہ مشاورتی عمل	50%	100%
				۳۔ میڈیا رسائی حکمت عملی مرتب کرنا اور اس پر عملدرآمد	60%	75%
مجموعی پیش رفت		**70%**	**100%**		**57%**	**83.33%**
	۱۔ پولیٹیکل فنانس پر قانون سازی میں اصلاح	75%	75%			
	۲۔ ضوابط اور نظام کی تیاری	40%	55%			

12۔سیاسی جماعتیں اور امیدوار	۳۔ پارلیمنٹیرینز کے مالی گوشواروں کی ECP ویب سائٹ پر اشاعت	0%	40%			
	۴۔سیاسی جماعتوں/امیدواروں کے لئے ضابطہ اخلاق کی بہتری	80%	100%			
	۵۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور امیدواروں کی انتخابی فہرستوں کے حوالے سے تربیت	0%	0%			
	٦۔ اثاثوں اور ذمہ داریوں کے فارموں میں تبدیلیاں	100%	100%			
مجموعی پیش رفت		**49%**	**61.67%**		**0%**	**0%**
13۔شہریوں اور ووٹروں کی آگہی	ا۔ سوسائٹی کے مختلف شعبوں کی شرح شراکت جانچنے کے لئے بنیادی جائزوں کا انعقاد	100%	100%			
	۲۔شہری اور ووٹر کی آگہی کی پالیسی مرتب کرنا	100%	100%			
	۳۔ شہری اور ووٹر کی آگہی کی پالیسی پر عملدرآمد	50%	75%			
	۴۔ووٹ ڈالنے کی فی صد شرح کو 44 سے بڑھا کر 63 فی صد کرنا	50%	100%			
	۵۔خواتین ووٹروں کی شرح میں اضافہ	40%	100%			
	٦۔اقلیتی ووٹروں کی شرح میں اضافہ	0%	100%			
	۷۔معذور ووٹروں کی شرح میں اضافہ	0%	100%			
	۸۔ ووٹروں کی آگہی کے ذریعے انتخابی تشدد میں کمی لانا	0%	100%			
	۹۔سکول کے نصاب میں ووٹر کی آگہی شامل کرنا	0%	100%			
	۱۰۔ بالخصوص نوجوانوں کے لئے آگہی مہم مرتب کرنا	10%	100%			
مجموعی پیش رفت		**35%**	**87.5%**		**0%**	**0%**
14۔نظر انداز طبقات	ا۔ معذور افراد کی شرکت کے بارے میں قانون سازی کی حمایت	0%	0%			
	۲۔ معذور افراد کی ووٹنگ کے عمل میں شرکت کے بارے میں تحقیق	10%	20%			

	۴۔خواتین کی ووٹنگ کے عمل میں شرکت کے بارے میں تحقیق	100%	100%			
	۵۔خواتین اور نظرانداز طبقات کی انتخابی عمل میں شرکت میں اضافے کی پالیسی مرتب کرنا اور اس پر عملدرآمد کرنا	15%	35%			
	۶۔معذور افراد کی شرکت کے حوالے سے الیکشن کمیشن کے عملے کی تربیت	50%	50%			
	۳۔نظرانداز طبقات کی شرکت کے بارے میں آگہی مواد مرتب کرنا	10%	100%			
مجموعی پیش رفت		**31%**	**50.83%**		**0%**	**0%**
15۔الیکشن کمیشن آف پاکستان کی شناخت	ا۔ڈویژنل اور ضلعی دفاتر کی عمارات کے لئے ایک ہی نمونہ کی تیاری	10%	20%	۲۔ ECP کے تصور اور مشن کے بارے میں ذرائع ابلاغ میں مہم چلانا	30%	50%
	۳۔ECP کی شناخت پیدا کرنا	50%	50%			
مجموعی پیش رفت		**30%**	**35%**		**50%**	**50%**
کل مقاصد	110			15		
	مجموعی پیش رفت	**66.09758%**				**28.611111%**

حوالہ جات

1- تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا پالیسی بریف بعنوان '2013 کے عام انتخابات کے بعد پاکستان میں انتخابی اصلاحات کا ایجنڈا' جولائی 2013'' ملاحظہ فرمایئے:

http://www.pildat.org/Publications/publication/elections/AgendaforElectioralReformsinPakistan_After2013GeneralElectionJuly2013.pdf

2- تفصیلی تجزیے کے لئے پلڈاٹ کا پیپر بعنوان ''پاکستان کے پہلے 10 عام انتخابات۔۔قانون کی عملداری سے بالا اور قانون کی عملداری کے تحت انتقال اقتدار کی کہانی 1970-2013۔۔مئی 2013'' مصنف ڈاکٹر حسن عسکری رضوی اور ڈاکٹر اعجاز شفیع گیلانی ملاحظہ فرمایئے:

http://www.pildat.org/Publications/publication/elections/First10GeneralElectionsofPakistan.pdf

3- تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا پیپر بعنوان ''جمہوریت کے معیار پر عوامی فیصلہ 2008-2013۔۔فروری 2013'' ملاحظہ فرمایئے:

http://www.pildat.org/Publications/publication/SDR/PublicVerdiconDemocracy_2008to2013.pdf

4- پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین، جو سندھ میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات جنہیں تاہم قومی اسمبلی اور دیگر تین صوبائی اسمبلیوں میں کامیاب نہ ہو سکی، نے شکایت کی ہے کہ صوبہ پنجاب میں سنجیدہ بدانتظامیاں ہوئی ہیں۔ پیپلز پارٹی سندھ کے سیکرٹری جنرل نے یہ شکایت بھی کی کہ کراچی شہر میں ہونے والے انتخاب میں سنگین بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔

پاکستان تحریک انصاف، جو قومی اسمبلی اور تین صوبوں میں تو اکثریت حاصل نہ کر سکی تاہم صوبہ خیبر پختونخواہ میں اکثریتی پارٹی کے طور پر سامنے آئی، نے سب سے زیادہ زور و شور سے قومی اسمبلی اور تین صوبائی اسمبلیوں کے ہونے والے انتخابات کی ساکھ کے حوالے سے واویلا کیا۔ پاکستان مسلم لیگ (نواز) جس نے قومی سطح اور پنجاب میں انتخاب جیتا اور بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں بھی نشستیں جیتیں، اس نے بھی سندھ میں ہونے والی انتخابی بے ضابطگیوں کے حوالے سے پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے ساتھ احتجاج میں حصہ لیا۔ جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمان گروپ) نے خیبر پختونخواہ کے انتخابی نتائج کے حوالے سے اپنے شدید تحفظات کا اظہار کیا اور پاکستان تحریک انصاف کے مینڈیٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بلوچستان نیشنل پارٹی، جسے بلوچستان اسمبلی میں صرف 2 سیٹیں مل سکیں، نے الزام لگایا کہ بی۔این۔پی کو شکست دینے کے لئے بلوچستان میں انتخابات میں دھاندلی کی گئی۔ پاکستان مسلم لیگ، جو 2002 سے 2007 تک حکمران جماعت تھی اور مارچ 2013 میں قومی اسمبلی کی تحلیل کے وقت حکمران اتحاد کا حصہ تھی، نے بھی انتخابات کی شفافیت کے حوالے سے اپنے سنگین شبہات کا اظہار کیا۔ ایم۔کیو۔ایم جس نے کراچی اور شہری سندھ سے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی سندھ کی زیادہ تر ایسی نشستیں جیتیں۔ جو اس کے گڑھ میں واقع تھیں۔ لیکن ان نشستوں پر اسے پاکستان تحریک انصاف سے بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور ایم۔کیو۔ایم نے کراچی کے کچھ پولنگ سٹیشنوں پر دوبارہ پولنگ کا بائیکاٹ بھی کیا اور الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن غیر جانبدار نہیں تھا۔ اے۔این۔پی جو اپنے مضبوط گڑھ یعنی صوبہ خیبر پختونخواہ اور دیگر جگہوں پر انتخاب ہاری، نے شکست کو قبول کیا تاہم انتخابات کی شفافیت پر اپنے شدید تحفظات کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ ہارنے والی کئی چھوٹی سیاسی جماعتوں اور آزاد امیدواروں نے انتخاب کے معیار اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کی کارکردگی کو ہدف تنقید بنایا۔ سیاسی جماعتوں نے انتخابات میں ہونے والی مبینہ بے قاعدگیوں کے خلاف احتجاج کیلئے متعدد مظاہرے اور دھرنے منعقد کئے۔ یہ احتجاج، الیکشن کمیشن، الیکشن ٹریبونل اور کچھ معاملات میں اعلیٰ عدلیہ میں دائر شکایتوں کے ماسوا تھے۔

5- تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا پیپر بعنوان ’’جمہوریت کے معیار پر عوامی فیصلہ 2013-2008 ۔فروری 2013‘‘ ملاحظہ فرمائیے:

http://www.pildat.org/Publications/publication/SDR/PublicVerdiconDemocracy_2008to2013.pdf

6- تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا پیپر بعنوان ’’عام انتخابات مئی 2013 کے معیار کا جائزہ‘‘ ملاحظہ فرمائیے:

http://www.pildat.org/Publications/publication/elections/AssessmentoftheQualityofGeneralElection2013.pdf

7- عام انتخابات 2013 کے نتائج کی تفصیلات کے لئے پلڈاٹ کا پیپر بعنوان ’’پاکستان کے 10 عام انتخابات‘ اگست 2013‘‘ ملاحظہ فرمائیے۔

8- تفصیلات کے لئے 28 فروری 2012 تک ترمیم شدہ آئین‘ اسلامی جمہوریہ پاکستان ملاحظہ فرمائیے۔

9- ’’صدارتی انتخابات 30 جولائی کو ہوں گے‘ سپریم کورٹ‘ ایکسپریس ٹریبون‘ 24 جولائی 2013‘ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے:

http://tribune.com.pk/story/581281/presidential-elections-sc-asks-ecp-to-reconsider-july-30-as-election-date/

10- ’’صدارتی انتخابات: انتخاب کے لئے 30 جولائی کی تاریخ پر غور کیا جائے‘ سپریم کورٹ کی الیکشن کمیشن کو ہدایت‘ ایکسپریس ٹریبون‘ 24 جولائی 2013‘ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے:

http://tribune.com.pk/story/581281/presidential-elections-sc-asks-ecp-to-reconsider-july-30-as-election-date/

11- تفصیلات کے لئے ’’ممنون حسین 12ویں صدر منتخب ہوگئے‘ 30 جولائی 2013 کا دی نیوز انٹرنیشنل ملاحظہ فرمائیے:

http://www.thenews.com.pk/article-111663-Mamnoon-Hussain-elected-12th-President-of-Pakistan

12- تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے:

http://dawn.com/news/1033217/chief-election-commissioner-fakhruddin-g-ebrahim-resigns

13- تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے:

http://dawn.com/news/1034168/shah-urges-all-ecp-members-to-resign

14- تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے:

http://dawn.com/news/1036461/justice-jilani-takes-oath-as-acting-cec

15- ’’مقامی حکومتوں کے انتخابات ستمبر میں کروائے جائیں‘ سپریم کورٹ کی صوبوں کو ہدایت‘ دی نیوز انٹرنیشنل‘ 19 جولائی 2013‘ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیے:

http://www.thenews.com.pk/todays-News-13-24206-SC-directs-provinces-to-hold-LB-polls-in-Sept

16- پاکستان مسلم لیگ (ن) کے منشور 2013 کے لئے ملاحظہ فرمائیے http://www.pmln.org/manifesto

17- آرٹیکل A-140 ۔ مقامی حکومت: ۔(۱) ہر ایک صوبہ‘ قانون کے ذریعے‘ مقامی حکومت کا نظام قائم کرے گا اور سیاسی‘ انتظامی اور مالیاتی ذمہ داری اور اختیار مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندوں کو منتقل کر دے گا۔ (۲) مقامی حکومتوں کے انتخابات‘ الیکشن کمیشن آف پاکستان کروائے گا۔

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org